خطاب

مولانا جان محمد عباسی

نائب امیر جماعتِ اسلامی پاکستان

پاکستان کی تاریخ کا یہ عظیم الشان جلسہ عام کسی ایک شہر ، ایک صوبے ، ایک برادری یا کسی قبیلے پر مشتمل نہیں ہے بلکہ یہ پاکستان کا ایک نمائندہ اجلاس اور ہمارے محترم بیرونی معزز مہمانوں کی وجہ سے عالمِ اسلام کا نمائندہ اجتماع ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے یہ اجتماع پاکستان کی تاریخ پر اثر انداز ہوگا اور انشاء اللہ دینِ حق کی راہ میں دی گئی قربانیوں کا صلہ ہمیں اور ہماری آئندہ نسلوں کو ملے گا اور دینِ اسلام کا پرچم اس مینار (مینارِ پاکستان) کی طرح بلند و بالا ہوگا اور ایک دفعہ اسلام ساری دنیا میں تمام باطل نظاموں کو شکست دے گا جنہوں نے انسانیت کو ظلم کے پنجوں میں جکڑ رکھا ہے۔

میرے بھائیو! اس موقع پر میں سندھ اور حکومت کی داخلی پالیسیوں کے حوالہ سے ملکی حالات پر کچھ عرض کروں گا۔

حضرات! حکومت دینی ہو یا لادینی اس کا ایک عمومی فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ ملک کے اندر امن و امان قائم کرے، ملکی مشکلات کو دور کرے، ملک کی اقتصادی اور دوسری صورتِ حال کی اصلاح ۔ گزشتہ گیارہ سال میں چونکہ مارشل لاء کی حکومت رہی اور اس کے بعد غیر جماعتی انتخابات کے نتیجے میں حکومت آئی تو اس پر خود پیپلز پارٹی کا یہ الزام تھا اور اس کے رہنما گلی کوچوں میں ہمیشہ یہ ناقوس بجاتے رہتے تھے کہ یہ بدامنی فوجی راج کی وجہ سے ہے پھر جب منتخب حکومت آئی تو کہا کہ یہ بدامنی افراتفری ، رشوت ستانی ، بے روزگاری اور عوام کے مسائل سب غیر جماعتی انتخابات کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ انکی کوششوں کی وجہ سے ان کی یہ حکومت نہیں بنی بلکہ ان کو تو یہ حکومت لاٹری میں ملی جب جنرل ضیاء الحق حادثہ میں انتقال کر گئے ۔ اگر جنرل ضیاء الحق کے طیارے کا حادثہ نہ ہوتا تو یہ ابھی تک عاشورہ محرم منا رہے ہوتے۔

نومبر ۱۹۸۹ء کے انتخابات میں پیپلز پارٹی کو سندھ میں مکمل اکثریت اور مرکز میں مخلوط طریقہ سے حکومت کا موقع ملا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی صلاحیت اس کی اہلیت اور اس کی حکمران کا اصل معیار صوبہ سندھ ہے کیونکہ وہاں سے اسے دیہات سے ۹۹ فیصد ووٹ ملے۔ اب سندھ کے عوام کو اگر یہ امن مہیا نہیں کر سکتے ، سندھ کے عوام کے مسائل کو حل نہیں کر سکتے ، سندھ کے اندر مشکلات پر قابو نہیں پاسکتے تو آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ یہ ناکام ہیں یا کامیاب ؟ پنجاب کے بارے میں تو وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری مرکزی حکومت پنجاب میں لولی لنگڑی

ہے لیکن سندھ میں تو ان کی ایک مکمل اور قوی اختیارات کی حامل حکومت ہے۔ پھر وہاں کیوں امن قائم نہیں ہوتا، وہاں لوگوں کے مسائل کیوں حل نہیں ہوتے وہاں مشکلات پر قابو کیوں نہیں پایا جا سکا۔ یہ وہ سوال ہے جو سندھ اور پاکستان کا ہر شہری اور ملک کے باہر بھی ہر شخص کرتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت صوبہ سندھ وہ حساس علاقہ ہے ۔ جو صرف پاکستان کے اندر ہی نہیں ، بلکہ پوری دنیا کے کالم نویسوں اور اخبارات کا موضوع بحث بنا ہوا ہے کیونکہ سندھ کی بڑی اہمیت ہے اس لیے کہ سندھ میں کراچی کی بین الاقوامی بندرگاہ ہے، ساری دنیا سے پورے پاکستان کے لیے اگر مال آئے گا ۔ اگر پنجاب میں ، سرحد میں، بلوچستان میں، اور آزاد کشمیر میں مال درآمد ہو گا تو وہ کراچی ہی سے آئے گا۔ کراچی تو شہ رگ پاکستان ہے۔ اگر آپ پنجاب سے کوئی چیز برآمد کریں گے تو سندھ کے راستے جائے گی ۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کی برآمدات اور درآمدات کا انحصار سندھ پر ہے۔ اس لیے اگر سندھ میں امن ہو گا تو پورے پاکستان میں امن ہو گا اگر سندھ میں بدامنی ہوگی تو پورا پاکستان اس سے متاثر ہو گا۔ اس لیے سندھ کی اہمیت سندھ تک ہی محدود نہیں بلکہ پورے پاکستان میں ہے اور اگر سندھ کے اندر لسانی اختلاف ہوا، کشمکش ہوگی، لسانی بنیادوں پر جھگڑے ہوں گے ، فسادات ہوں گے، فتنے ہوں گے، تو پاکستان کی سلامتی اور قومی یکجہتی کو خطرہ ہو گا۔ لیکن اگر سندھ میں عمومی بدامنی ہوگی تو بھی پاکستان متاثر ہوتا ہے اور اگر سندھ میں لسانی بنیادوں پر جھگڑا ہو تو بھی پورے پاکستان اور اس کی سلامتی متاثر ہوگی ۔ اس لیے سندھ کے مسائل کی بڑی اہمیت ہے ۔

عوام کو یہ امید تھی کہ منتخب حکومت خاص طور پر سندھ سے اتنی بھاری اکثریت سے آنے والی حکومت سندھ میں امن قائم کرے گی ۔ ایسی حکومت جو بار بار یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ وفاق کی علامت ہے تو وفاق کی علامت کو سب سے پہلے اپنے گھر کی خبر لینی چاہئے کہ وہ وہاں یکجہتی ہے کہ نہیں، وہاں لسانی بنیادوں پر جھگڑے ہیں کہ نہیں۔ سندھ کے غریب باشندوں نے سب سے زیادہ ان کا ساتھ دے کر انہیں اوپر بٹھایا ۔ آج وہی سب سے زیادہ متأثر ہیں۔ آج سندھ کا ہاری ، زراعت پیشہ طبقہ رات کو ٹیوب ویل پر نہیں جا سکتا، رات کو ٹریکٹر نہیں چلا سکتا، دن میں اپنے کھیت میں نہیں جا سکتا ۔ سندھ کا تاجر عام راستوں سے گزر نہیں سکتا۔ وہ سامان نہ لے جا سکتا ہے نہ بھیج سکتا ہے ۔ آج شاہراہیں اور ریل محفوظ نہیں ہے۔ صوبہ سندھ کے اندر امن و امان کی یہ صورتِ حال اس حکومت کی اہلیت کا آئینہ ہے اور جس کے بعد ان کے تمام دعوے بالکل بیکار اور فریب نظر ہیں ۔

میرے بھائیو! اس بدامنی کے نتیجہ میں سندھ معاشی طور پر تباہ ہوگیا ہے صنعتیں رک گئی ہیں۔ عام لوگوں کو اور صنعتکار کو اغوا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ پرائمری اسکول کے ٹیچروں تک کو اغوا کیا جاتا ہے اور تاوان کی وصولی کا آپ معیار دیکھیں تو سندھ کے دارالحکومت کراچی کے صرف چھ صنعت کاروں سے تین کروڑ روپے تاوان لیا گیا ۔ ایسا تاوان تو جنگی قیدی بھی نہیں دیتے ۔ صنعت کار اگر صبح ذرا تفریح کرنے کے لیے نکلیں تو ان کو بکرے کی طرح اٹھالیا جاتا ہے اور ۵۰، ۵۰ لاکھ روپے ان سے وصول کیا جاتا ہے۔ وہ چھ صنعت کار پاکستان چھوڑ کر مشرق وسطیٰ چلے گئے ہیں۔ ترقی کی یہ جو باتیں کی جاتی ہیں دراصل فریب ہیں۔ صوبہ سندھ ملک کی ۸۰ فیصد صنعتوں کا صوبہ تھا اس کے اندر اب کوئی صنعت لگانے کے لیے تیار نہیں۔ صنعتیں بند ہو رہی ہیں جس کے نتیجے میں بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔

میرے بھائیو! اس اقتصادی اور معاشی تباہی سے پورا ملک متأثر ہو رہا ہے۔ لسانی فسادات میں اب تک اس چھوٹے سے صوبے میں ایک ہزار افراد قتل ہو چکے ہیں اور اب بھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ دارالحکومت میں کرفیو ہے اور فوج ہے ۔ آپ کو شاید معلوم نہیں لیکن خود پیپلز پارٹی سندھ کی گلی گلی اور کوچے کوچے میں جا کر یہ بات کہتی تھی کہ بدامنی فوجی حکومت خود کرا رہی ہے تاکہ بدامنی کے بہانے فوج سندھیوں کی گردنوں پر مسلط ہو۔ پیپلز پارٹی یہ کہتی تھی کہ جب ہم آئیں گے تو بغیر فوج کے اور بغیر کرفیو کے حکومت چلائیں گے ۔ بد قسمتی سے وہاں آج فوج بھی موجود ہے اور کرفیو کے بغیر کراچی شہر کا گزارا نہیں ہو رہا۔ میں پوچھتا ہوں کہ اس قوم کو کب تک کرفیو ٹینٹ میں رکھو گے ۔ مریض کو زیادہ دیر آپریشن تھیٹر میں رکھو گے تو اس کے بچنے کا امکان کم ہو جائے گا اس طرح اس شہر کو اس صوبے کو ان شہریوں کو آپ فوج اور کرفیو کے اپریشن تھیٹر میں رکھیں گے تو یہ سلسلہ آخر کب تک جاری رہے گا ۔ میرے بھائیو ! یہ ان کی حکومت کی اہلیت کا حال ہے۔ ان کا حل تو یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحبہ جو نواز شریف حکومت کو گرانے کے لیے بڑا زور لگا رہی ہیں، ان کا پٹرول پمپ رتوڈیرو میں ڈاکو لوٹ کر لے گئے۔ ان کے منشی کو اغوا کر کے لے گئے ، جب ان کے ووٹروں کو اغوا کیا گیا اور ان کے رشتہ دار فریاد لے کر ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنا منشی پیسے دے کر چھڑا لیا ہے آپ بھی جا کر پیسے دے کر اپنے آدمی چھڑا لیں۔

تعلیمی اداروں میں بدامنی ہے ، جس سے پورا ملک متأثر ہو رہا ہے دوسری طرف ان کی بدعنوانیوں کا یہ حال ہے کہ گیارہ سال میں جتنے جرائم پیشہ لوگ تھے جنہوں نے تخریب کاری کی ، ٹرینیں لُوٹیں، جہاز اغوا کیے، وہ سب معتبر بن گئے اور ان کو گریڈ ۱۷ سے لیکر گریڈ ۲۲ تک

نوکری دی جارہی ہے۔ اس کا نتیجہ نکل رہا ہے کہ دستوری ادارے ، فیڈرل پبلک سروس کمشن وغیرہ، سب معطل ہیں اور یہ کبھی پلیسمنٹ بیورو کے ذریعے کبھی کسی اور نام سے اپنی پارٹی کے افراد کو بھرتی کر رہے ہیں جس کے نتیجے میں یہ ہو گا کہ ملکی خزانہ میں لوٹ کھسوٹ ہوگی، نااہل لوگوں کی بھرتی ہوگی اور یہ ادارے سیاسی اکھاڑے بن جائیں گے اور ایک خاص سیاسی پارٹی کے لیے کام کریں گے اس طرح ملک میں ایک شدید بحران پیدا کیا جارہا ہے۔

میرے بھائیو ! انکا بڑا اصرار تھا کہ مخالف منشیات فروش ہیں اور ہیروئن بیچنے والے ہیں۔ ابھی چند روز قبل کی بات ہے کہ کراچی شہر میں لوگوں نے منشیات فروشوں کے خلاف احتجاج کیا۔ علماء نے جلوس نکالا تو علماء پر گولی چلا دی گئی، ۶ آدمی شہید ہو گئے۔ اس طرح یہ خود منشیات فروشوں کی سرپرستی کر رہے ہیں ۔

ٹی وی میں اس حکومت نے سب سے اہم پروگرام یہ لکھا ہے کہ مختلف خواتین کو بلا کر حدود آرڈیننس اور دیگر شرعی قوانین پر نکتہ چینی کرائی جائے۔ شریعت کے خلاف کچھ نہ کچھ کہلوایا جائے۔ ایسے ایسے ادیبوں اور دانشوروں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر لایا جارہا ہے جو اخلاقیات کو کمزور کرنے کی کوشش کریں اور شریعت کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کریں۔

یہ ملک کی داخلی صورتِ حال ہے ۔ اس صورتِ حال میں ہمیں اب سوچنا ہوگا اور ہمارا احتجاج اس بارے میں قوم کا رخ متعین کرنے اور قوم کو متحرک کرنے میں ، قوم کو ایک نیا عزم اور نیا ولولہ دینے میں انشاء اللہ بنیادی کردار ادا کرے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس اجتماع میں شرکت کرنے والے جب یہاں سے واپس جائیں گے تو حکومت کو یا تو درست ہونا پڑے گا جس کا مجھے ایک فیصد امکان بھی نظر نہیں آتا ، پھر ان کو عوام کے ہاتھوں شکست کھانا پڑے گی۔

سندھ کے لسانی حوالہ سے مَیں ایک بات کہوں گا کہ اگر سندھ کا نوجوان ، وہ میرے بیٹے نجم الدین کی صورت میں ہو یا میرے بھائی محمد صالح کے بیٹے صدرالدین کی صورت میں ہو، وہ اگر پنجاب کے نوجوان ہمایوں سے مل کر، پختون بھائیوں سے مل کر، کشمیریوں سے مل کر، افغانستان کی سرزمین میں اپنا خون دے سکتا ہے تو وہ پاکستان کی سلامتی کے لیے کیوں خون نہیں دے گا۔ اس بات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سندھ کے نوجوان بھی اسلام سے وابستہ ہیں ۔ آپ صرف چند سر پھرے لوگوں پر نہ جائیں ، یہ نوجوان جنہوں نے اسلام کی تعلیم حاصل کی ہے۔ جن کے نورانی چہرے تھے، انہوں نے اپنی جوانی افغانستان کی سرزمین پر اسلام کے لیے قربان کر دی تو مجھے یقین ہے کہ سندھ کے نوجوان انشاء اللہ اسلام کی خاطر، پاکستان کی خاطر، قومی یکجہتی کی خاطر، اپنی جان قربان